وسلم کی حکمتِ انقلاب")

جہاد

<u>لغوی معنی</u>: لفظ جہاد جہد (ج۔ہ۔د) سے نکلا ہے۔ جہد کے لغوی معنی محنت، طاقت اور کوشش کے ہیں۔ یوں جہاد کا لغوی معنی ہوگا کسی کے مقابلے میں محنت اور کوشش اور طاقت صرف کرنا۔

<u>اصطلاحی معنی</u>: شرعی اصطلاح میں جہاد سے مراد دین اسلام کی حمایت، نصرت اور اس کی سربلندی، فروغ، نیکی کو پھیلانے اور برائی کو مٹانے کے لیے کی جانے والی محنت وکوشش ہے۔ عام مروجہ معنوں میں جہاد سے اللہ کی راہ میں لڑائی اور جنگ مراد لی جاتی ہے۔

<u>جہاد کی اقسام</u>: جیسا کہ جہاد کے معنوں سے ظاہر ہے کہ اسلام میں یہ لفظ بہت وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ بنابریں جہاد کی متعدد اقسام ہیں:

1- <u>جہاد بالنفس</u>: جہاد بالنفس سے مراد ہے نفس کی ان خواہشات کے خلاف جہاد، جو اللہ کے احکامات کی بجا آوری کی راہ میں حائل ہوتی ہیں۔ نفس کے خلاف جہاد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہادِ اکبر یعنی سب سے بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ ایک دفعہ ایک جنگ سے واپسی پر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا: "تمہارا آنا مبارک ہو تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو۔ سب سے بڑا جہاد آدمی کا اپنی خواہشاتِ نفس سے لڑنا ہے۔"

2- <u>شیطان کے خلاف جہاد</u>: شیطان کے خلاف جہاد یہ ہے کہ آدمی شیاطین اور برائی کی قوتوں سے لڑے، جو لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتی ہیں۔ برائی کے مقابلہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مَنْ رَّأی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ. (مسلم) "تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر اتنی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے روکے، اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے دل سے برا سمجھے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

3- <u>جہاد بالعلم</u>: علم کے ذریعے حق کی سربلندی کے لیے کوششیں کرنا جہاد بالعلم کہلاتا ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے مالا مال کیا ہو اور وہ حکمت، دلیل اور استدلال سے لوگوں پر حق واضح کرتا اور انہیں حق کی طرف بلاتا ہے، مخالفین کی طرف سے دین حق پر کیے جانے والے اعتراضات کے جوابات دیتا ہے، وہ بلاشبہ اس حکم خداوندی پر عمل کرتے ہوئے عظیم جہاد کر رہا ہے: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (النحل 125:16)

8

''اپنے پروردگار کی راستے کی طرف بلاؤ حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ، اور ان کے ساتھ احسن طریقے سے بحث کرو۔''

4- **جہاد بالقول:** زبان سے حق کا کلمہ بلند کرنا جہاد بالقول، جہاد باللسان یا زبان کے ساتھ جہاد ہے۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ اسلامی تاریخ میں ایسی بکثرت مثالیں موجود ہیں کہ اللہ کے بندوں نے حضور کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے ہر قسم کی ترغیب و ترہیب سے بے نیاز ہو کر اور جان کی پروا کیے بغیر بڑے بڑے جابر سلاطین کے سامنے علی الاعلان باطل کی نفی کی اور حق کا آوازہ بلند کیا۔

5- **جہاد بالمال:** اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کو جہاد بالمال کہتے ہیں۔ دین کی اشاعت، مملکت اسلامی کے دفاع اور ترقی و خوشحالی اور ملی فلاح و بہبود کے لیے روپے پیسے اور مال و دولت کا کردار نا قابل انکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں جگہ جگہ انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا گیا ہے۔ مالی جہاد سے پہلو تہی اور راہِ خدا میں مال خرچ نہ کرنا قرآن کی رو سے ہلاکت و تباہی کا موجب ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ (البقرہ 195:2) ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

6- **قتال فی سبیل اللہ:** قتال فی سبیل اللہ کا مطلب ہے اللہ کے راستے میں جنگ کرنا۔ اسے جہاد بالسیف یا تلوار کے ساتھ جہاد کرنا بھی کہا جاتا ہے۔ جب مخالفین اسلام، اسلام اور اہل اسلام کو برداشت نہ کریں اور انہیں مٹانے پر تل جائیں تو مسلمانوں کو اپنی اور اپنے دین کی بقا کے لیے مسلح جنگ کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں میدانِ جنگ میں باطل کے سامنے سینہ سپر ہو جانا اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے۔ ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصف 4:61) ''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہے، گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔'' اللہ کے راستے میں قتال یا جہاد بالسیف کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

i- **مدافعانہ جہاد:** مدافعانہ جہاد کا مطلب ہے اپنے دفاع کے لیے جہاد۔ گویا کوئی غیر مسلم طاقت کسی اسلامی ملک پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا اپنے دین و ایمان اور مال و آبرو کی حفاظت کی خاطر اس طاقت سے لڑ جانا مدافعانہ جہاد ہوگا۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کسی غیر مسلم ریاست کے مسلمان باشندے محض مسلمان ہونے کی بنا پر غیروں کے ظلم و ستم کا شکار ہوں اور دوسرے اسلامی ممالک انہیں اس ظلم سے

ہندوؤں کو زبردستی دائرہ اسلام میں داخل کرتے تو ہندوستان میں آج ایک بھی ہندو نہ ہوتا۔ عرب ممالک میں اب بھی لاکھوں لوگ نسلاً عیسائی ہیں۔ سپین میں مسلمان آٹھ سو سال حکمران رہے لیکن آج وہاں مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ یہ سب حقائق واضح کر رہے ہیں کہ اسلام کے بزور شمشیر پھیلنے کا الزام قطعاً غلط ہے۔

جہاں تک اسلامی جہاد اور عام جنگ کے ایک ہونے کے مفروضے کا تعلق ہے۔ تو وہ بھی جہاد سے متعلق اسلامی تعلیمات اور جہاد اسلامی کی تاریخ کی روشنی میں واضح طور پر غلط ٹھہرتا ہے۔ اسلامی جہاد نیکی کے غلبے اور برائی کے خاتمے، امن و سلامتی کے فروغ اور جبر و زیادتی کے انسداد، نوع انسان کی بہتری و بھلائی اور اعلیٰ اُخروی فوائد کیلئے مخصوص ضوابط کا پابند رہ کر لڑی جانے والی جنگ ہے۔ اسلام جنگ میں عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو قتل کرنے، لاشوں کا مثلہ کرنے، مکانوں، درختوں اور پھلوں کو اُجاڑنے اور مفتوحین سے بدسلوکی سے منع کرتا ہے۔ اسلام ان لوگوں سے جنگ کی اجازت نہیں دیتا جو مسلمانوں سے جنگ نہ کریں اور تبلیغ دین کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ چنانچہ اسلامی لشکر جہاں جہاں گئے، انہوں نے اسلام کے زریں اصولوں پر عمل کرتے ہوئے جنگ کے حوالے سے بہترین اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ سو لوگ کچھ تو ان اعلیٰ جنگی مثالوں اور کچھ اسلامی نظام کی خوبصورتی اور انسانیت نوازی سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ یوں اسلامی جہاد لوگوں کے لیے [illegible] ہے۔ اس کے برعکس عام جنگیں، ہوس ملک گیری اور دنیوی و سفلی مفادات کی خاطر لڑی جاتی ہیں۔ ان میں ہر طرح کے ظلم و جبر اور سفاکی و دہشت گردی کو روا رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس طرح کی جنگوں نے لوگوں کی عزت و آبرو اور امن و چین کو پامال کیا اور انہیں خوف و دہشت اور رنج و الم میں مبتلا کیا۔ بنا بریں عام جنگ لوگوں کے لیے زحمت ہی زحمت ہے۔

جہاد کی فضیلت و اہمیت:

i- **ازروئے قرآن:** قرآن کی بہت سی آیات سے جہاد کی اہمیت و فضیلت واضح ہوتی ہے۔ چند آیات مندرجہ ذیل ہیں:

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التوبہ 9:88)

''لیکن رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا۔ انہی کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد کو پہنچے۔''

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (الحجرات 15:49)

''بے شک مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر ڈگمگائے نہیں اور اپنی جانوں اور اموال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔''

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ کُرْهٌ لَّکُمْ وَ عَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ عَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ 216:2)

''تم پر اللہ کی راہ میں لڑنا فرض کیا گیا ہے اور وہ تم کو ناگوار ہے، اور ممکن ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناگوار ہو لیکن وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ کوئی چیز تمہیں پسند آئے لیکن وہ تمہارے لیے بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (البقرہ 251:2)

''اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو پرے نہ ہٹاتا تو زمین میں فساد برپا ہو جاتا۔''

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً (النساء 95:4)

''اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت بخشی ہے۔''

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ 154:2)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں۔''

وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (البقرہ 190:2)

''اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

ii- **ازروئے حدیث:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث بھی جہاد کی فضیلت واہمیت واضح کرتی ہیں۔ چند احادیث یہ ہیں:

جس شخص کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں، اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے ایک صبح و شام کا سفر دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

جنت میں سب سے پہلے شہید داخل ہوں گے۔